سورہ روم　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○　　ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَھُمۡ وَکَانُوۡا شِیَعًا کُلُّ حِزۡبٍ بِمَالَدَیۡھِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارک

3شعبان1431ھ بمطابق 16جولائی 2010]

عنوان

فرقہ بندی ایک لعنت

زیر اہتمام　شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ هُوَ یُطۡعِمُنِیۡ وَیَسۡقِیۡنِ O وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَیَشۡفِیۡنِ O وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ اَرۡسَلَهُ اللّٰہُ رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ O وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَمَنۡ تَبِعَهُمۡ بِاِحۡسَانٍ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ O

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ O

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ O

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَاتَفَرَّقُوۡا وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا وَكُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَكُمۡ مِّنۡهَا كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَكُمۡ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ O (۳/۱۰۳)

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم

آج کے خطبے کا عنوان ہے فرقہ بندی ایک لعنت اس کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی ہے کہ آج امتِ محمدیہ مختلف فرقوں میں تقسیم ہے آیا یہ فرقہ بندی اسلام اور مسلمانوں کیلئے مفید ہے یا باعثِ نقصان، آیئے جائزہ لیتے ہیں اس مسئلہ پر قرآن کیا کہتا ہے جو آیت مبارکہ خطبہ کے آغاز میں پڑھی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔

اور مضبوطی سے تھام لو تم اللہ کی رسی کو سب مل کر اور فرقہ بندی نہ کرو اور یاد کرو احسان اللہ کا جو اس نے تم پر کیا کہ تھے تم (آپس میں) دشمن پھر الفت پیدا کر دی اس نے تمہارے دلوں میں سو ہو گئے تم اللہ کے فضل و کرم سے بھائی بھائی اور تھے تم (کھڑے) کنارے پر آگ سے بھرے گڑھے کے سو بچا لیا اللہ نے تم کو اس سے اس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لیے اپنی آیات تا کہ تم رہنمائی حاصل کرو۔

یوں دیکھئے تو ساری دنیا میں انسان بستے ہیں (سب کے سب) ایک ہی نوع کے افراد ہیں۔ لیکن ان کے اختلافات پر نگاہ ڈالیے تو ایسا دکھائی دے گا گویا دنیا کی آبادی مختلف قسم کی مخلوقات کا مجموعہ ہے جن میں سوائے شکل وصورت کے اور کوئی بھی بات مشترک نہیں۔ کہیں ان میں خاندانوں کا اختلاف ہے اور ہر خاندان دوسرے خاندان کا دشمن ہے، کہیں ذاتوں اور برادریوں کا اختلاف ہے اور ہر برادری دوسری برادری سے بیر رکھتی ہے، کہیں قوموں کا اختلاف ہے اور ہر قوم دوسری قوم کو نگلنے کی فکر میں دکھائی دیتی ہے۔ ایک ہی قوم کے اندر سیاسی پارٹیوں کا اختلاف ہے اور ایک پارٹی دوسری پارٹی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑی رہتی ہے۔ تمام اختلافات سے اوپر چلئے تو مذہب کا اختلاف ہے اور ایک مذہب دوسرے مذہب کو مٹانا فریضۂ خداوندی سمجھتا ہے۔

نوع انسان کے اختلافات:

پھر مذاہب کے اندر فرقوں کا اختلاف ہے اور ہر فرقہ دوسرے فرقے کو جہنم کا ایندھن قرار دیتا ہے۔ غرضیکہ انسان کی نوع تو ایک ہے لیکن باہمی اختلافات سے اس طرح بٹی ہوئی ہے کہ ان میں کوئی شے بطور قدر مشترک دکھائی نہیں دیتی۔

قرآن کریم نے اس طرح اختلافات سے بٹے ہوئے انسانوں کو مخاطب کیا اور ان سے کہا کہ تمہیں اس کا علم واحساس بھی ہے کہ۔

خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ (4/1)

خدا نے تم کو ایک جرثومہ حیات سے پیدا کیا۔

پیدائش کے اعتبار سے تم سب کی اصل ایک ہے تم سب ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی شاخ کے پتے ہو۔ کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ ایک درخت کی ایک شاخ دوسری شاخ کی تباہی کی فکر میں رہتی ہو۔

وحدت انسانیت:

اور ایک پتہ دوسرے پتے کی گھات میں بیٹھا ہو کہ وہ کب غافل ہو اور میں اسے نگل جاؤں؟ درخت سرسبز وشاداب ہوتا ہے تو اس کی ہر شاخ اور ہر پتے میں زندگی اور تازگی کی نمود ہوتی ہے۔ اگر وہ خشک ہوتا ہے تو اس کی ہر ٹہنی مرجھا جاتی ہے۔

یاد رکھو! مَاخَلۡقُكُمۡ وَلَا بَعۡثُكُمۡ اِلَّا كَنَفۡسٍ وَّاحِدَةٍ (31/28) تم سب کا پیدا کرنا اور دوبارہ اٹھانا، ایک نفس کی پیدائش اور بعث کی طرح ہے ۔

اس نے کہا کہ شروع میں تمام نوع انسان ایک برادری تھی لیکن اس کے بعد لوگوں نے باہمی اختلافات شروع کر دیے۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّا اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخۡتَلَفُوۡا (10/19) اور تمام نوع انسان ایک امت (برادری تھی) پھر انہوں نے باہمی اختلافات شروع کر دیے۔

اور اس طرح مختلف خاندانوں، قبیلوں، نسلوں، گروہوں، قوموں اور مذہبوں میں بٹ گئے، جب ان میں اس طرح اختلافات شروع ہو گئے اور ایک گروہ دوسرے گروہ کا دشمن ہو گیا تو خدا نے اپنی طرف سے حضرات انبیاء کرام کو بھیجنا شروع کیا تا کہ وہ ان کے اختلافات مٹا کر پھر سے انہیں ایک عالم گیر برادری بنا دیں۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ (2/213)

تمام انسان ایک ہی برادری تھے۔ (پھر انہوں نے باہمی اختلافات سے تفرقہ شروع کر دیا تو) اللہ نے انبیاء کرام کو بھیجا جو انہیں (باہمی اتحاد اور یگانگت کی زندگی کے خوشگوار نتائج کی) خوشخبری دیتے تھے اور (اختلافات و افتراق کے تباہ کن عواقب سے) آگاہ کرتے تھے اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اللہ نے ضابطۂ قوانین بھی بھیجا تا کہ وہ لوگوں کے اختلافی امور کا فیصلہ کرے۔

ان تمام انبیاء کرام کا ایک ہی پیغام تھا، یعنی وحدت انسانیت، یہی پیغام حضرت نوحؑ کا تھا۔ یہی حضرت ابراہیمؑ کا، یہی حضرت موسیٰؑ نے کہا تھا یہی حضرت عیسیٰؑ نے اور آخر الامر یہی پیغام نبی اکرم ﷺ نے نوع انسان تک پہنچایا تھا۔

انبیاء کرامؑ کی دعوت:

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ط كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ (42/13)

اے رسول ﷺ اللہ نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ مقرر کیا ہے جس کا اس نے نوحؑ کو حکم دیا تھا اور وہی وحی ہم نے تمہارے طرف کی ہے اور جس کا ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو حکم دیا تھا (وہ حکم یہ تھا کہ) خدا کے مقرر کردہ نظام زندگی (الدین) کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ مت ڈالو۔ (یہی دعوت تمہاری ہے لیکن جس بات کی طرف تو انہیں بلاتا ہے مشرکین پر وہ بات بڑی گراں گزرتی ہے۔

یہاں اس بات کو ذرا غور سے سمجھئے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ انسانوں کے اختلافات مٹا کر ان میں وحدت پیدا کرنے کی دعوت، مشرکین پر بڑی گراں گزرے گی۔ اس نکتہ کی وضاحت ذرا آگے چل کر کروں گا۔ چونکہ ان انبیاء کرامؑ کا پیغام ایک تھا اس لیے یہ سب کے سب ایک ہی برادری کے افراد تھے۔ یہی وہ جماعت تھی جس کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے کہا گیا کہ۔

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝ (21/92)

یہ تمہاری جماعت، ایک ہی برادری ہے اور میں تم سب کا رب ہوں سو تم میری محکومیت اختیار کرنا۔

جو لوگ حضرات انبیاء کرامؑ کی اس دعوت پر ایمان لا کر، باہمی فرقے مٹا دیتے تھے اور اس طرح ایک خدا کی محکومیت اختیار کر کے، ایک برادری بن جاتے تھے، وہ ایک امت قرار پاتے تھے۔ جو اس دعوت سے انکار کر کے اپنے اپنے اختلاف پر قائم رہتے، وہ دوسرا فریق بن جاتے تھے۔ یہی وہ حقیقت ہے جسے قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ

دو جماعتیں:

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ط (64/2) اللہ وہ ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا ہے پھر تم میں کچھ لوگ نہ ماننے والے (کافر) بن گئے اور کچھ ماننے والے (مومن) بن گئے۔

جو لوگ اس دعوت پر ایمان لا کر اپنے اختلافات مٹا دیتے تھے ان میں باہمی تفرقہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ جماعت مومنین کے اندر تفرقہ کتنا سنگین جرم ہے اس کا اندازہ اس واقعے سے لگائیے جسے خدا نے سورۂ طٰہٰ میں بیان کیا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کچھ دنوں کیلئے باہر تشریف لے جاتے ہیں اور بنی اسرائیل کو حضرت ہارونؑ کی زیر نگرانی چھوڑ جاتے ہیں۔ جب آپ واپس آتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ قوم نے گئوسالہ پرستی اختیار کر رکھی ہے۔ اس کا جو اثر حضرت موسیٰؑ کی طبعیت پر ہو سکتا تھا۔ ظاہر ہے۔ وہ غصے سے لال پیلے ہو جاتے ہیں اور اپنے بھائی سے پوچھتے ہیں کہ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا جب تم نے دیکھا تھا کہ یہ لوگ گمراہ ہو رہے ہیں، تو وہ کونسی بات تھی جس کی وجہ سے تم نے انہیں (اس روش سے) روکا نہیں؟ اب سنئے کہ حضرت ہارونؑ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ حضرت ہارونؑ بھی خدا کے رسول ہیں وہ جواب میں کہتے ہیں کہ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ مجھے یہ اندیشہ گزرا کہ تو آ کر یہ نہ کہہ دے کہ اے ہارون تو نے بنی

اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میرے فیصلے کا بھی انتظار نہ کیا۔

تفرقہ سنگین جرم ہے:

سامعین محترم! آپ نے سوچا کہ یہ بات کیا ہوئی؟ حضرت ہارون نے کہا کہ اگر یہ لوگ جہالت کی وجہ سے کچھ وقت کیلئے مورتی کی پوجا کرنے لگ گئے تھے تو میرے نزدیک یہ اتنا بڑا جرم نہیں تھا جتنا بڑا جرم ان میں تفرقہ پیدا کر دینا تھا۔ یہ جواب ایک نبی کی طرف سے دیا جاتا ہے اور دوسرا نبی اس سے مطمئن ہو جاتا ہے جیسا کہ ذرا آگے چل کر بتایا جائے گا۔ قرآن نے خود فرقہ بندی (تفرقہ) کو شرک قرار دیا ہے اب ظاہر ہے کہ گئو سالہ پرستی بھی شرک تھا اور تفرقہ انگیزی بھی شرک لیکن تفرقہ انگیزی کا شرک ایسا شدید اور سنگین تھا کہ اس سے بچنے کیلئے عاضی طور پر گئو سالہ پرستی کے جرم کا ازالہ توبہ سے ہو گیا فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ○ لیکن جب انہوں نے باہمی تفرقہ پیدا کر لیا اور اس طرح امت واحدہ کی بجائے مختلف گروہوں اور پارٹیوں میں بٹ گئے وَقَطَّعۡنٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ اُمَمًا تو ان پر تباہی اور بربادی، ذلت وخواری۔ محرومی ومحتاجی کا ایسا عذاب مسلط ہو گیا جو ہر جگہ سائے کی طرح ان کے پیچھے لگا رہتا تھا ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ اَيۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا

جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہر رسول کا پیغام یہ تھا کہ ''دین کو قائم کرو اور باہمی تفرقہ مت پیدا کرو'' ہر رسول اس پیغام کے ذریعے ایک جماعت ایک امت متشکل کر کے جاتا۔ اس کی امت کچھ وقت تک تو متحد رہتی لیکن اس کے بعد اس میں گروہ بندیاں اور فرقہ سازیاں شروع ہو جاتیں۔ یہ کیوں ہوتا۔

قرآن اس کی وجہ بتاتا ہے کہ وَمَا تَفَرَّقُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡيًاۢ بَيۡنَهُمۡ

یعنی خدا کی طرف سے العلم (وحی) آجانے کے بعد، جس کا مقصد تمام اختلاف کو مٹا دینا ہے، باہمی تفرقہ کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ لیکن اس وحی کے وارث، باہمی ضد اور ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے اور ایک دوسرے پر چڑھ دوڑنے کے جذبہ کی وجہ سے مختلف فرقے بنا لیتے ہیں۔

یعنی اس گروہ بندی اور فرقہ سازی کی وجہ یہ نہیں تھی کہ انہیں دین کی کسی حقیقت کے سمجھنے میں غلطی لگ جاتی تھی۔ کوئی شق مشتبہ اور مبہم رہ جاتی تھی۔ خدا کی طرف سے دیئے ہوئے علم میں اشتباہ وابہام کا کیا کام؟ یہ فرقہ سازی محض ہوس اقتداری کی تسکین کیلئے ہوتی تھی۔ ان میں سے جن لوگوں کے دل میں لیڈر بننے کا شوق چراتا وہ اپنا فرقہ الگ بنا لیتا، پھر ہر فرقہ دوسرے فرقے سے آگے نکل جانا اور اس پر غالب آجانا چاہتا۔ اس سے باہمی کش مکش اور سر پھٹول شروع ہو جاتی اور اس امت واحدہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے اور اس کے ساتھ ہی دین بھی اس تشتت وافتراق کے پردوں میں گم ہو جاتا۔ اس سے یہ حقیقت بھی ہمارے سامنے آگئی کہ فرقہ بندی علم و بصیرت اور دلائل وبراہین کی بناء پر وجود میں نہیں آتی۔ اس کی بنیاد جذبات پر ہوتی ہے یہ الگ بات ہے کہ ہر فرقہ کے لوگ اپنے فرقہ کے برسر حق ہونے کے ثبوت میں دلائل پیش کرتے دکھائی دیتے ہیں اور وہ کونسا جذباتی فیصلہ ہے جس کی تائید میں عقل فسوں ساز دلائل مہیا نہیں کرتی؟

امت مسلمہ:

چنانچہ اس طرح نبی اکرم ﷺ نے ایک امت تیار کی جس میں کوئی باہمی اختلاف نہیں تھا۔ ان کا ضابطہ حیات (قرآن کریم) ایک تھا ان کا نظام زندگی ایک تھا ان کا نصب العین ایک تھا، ان کا راستہ ایک تھا، منزل ایک تھی وَكَذٰلِكَ جَعَلۡنٰكُمۡ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَيۡكُمۡ شَهِيۡدًا اور اس طرح ہم نے تمہیں ایسی امت بنا دیا جو تمام افراد انسانیہ سے یکساں فیصلہ پر ہے (یعنی اس کے نزدیک تمام انسان ایک جیسے ہیں) اس امت کا فریضہ ہے کہ یہ تمام اقوام عالم کے اعمال کی نگران رہے اور ان کے اعمال کا نگران ان کا رسول ہو۔

یہ امت بنائی اور اسے تاکیداً کہہ دیا کہ

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا تم سب خدا کہ اس ضابطہ حیات (قرآن کریم) کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اس سے تمہاری وحدت قائم رہے گی۔ وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ص اور دیکھنا آپس میں تفرقہ نہ پیدا کرنا۔

وَاعۡتَصِمُوۡا میں جمع کے صیغے (تم سب) اور جَمِيۡعًا کی تخصیص سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ دین۔ خدا اور بندے کے درمیان انفرادی تعلق کا نام نہیں کہ ہر شخص اپنی اپنی جگہ بیٹھے، اپنے اپنے انداز سے ''گیان دھیان'' کے ذریعے خدا سے لو لگالے اور اس طرح اپنی نجات کا سامان پیدا کر لے۔ دین اجتماعی نظام زندگی کا نام ہے۔ جس میں تمام افراد ایک ناقابل تقسیم وحدت کی حیثیت سے رہتے اور ایک طریق پر چلتے ہیں۔ ان کی وجہ جامعیت بھی دین کا اشتراق ہے۔ اسی سے یہ سب ایک امت بنتے ہیں۔

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا ------

جَمِيْعًا نے اس حقیقت کو بھی واضح کر دیا ہے کہ اس دین کے مطابق زندگی اسی صورت میں بسر ہو سکتی ہے جب پوری کی پوری امت ایک ہی طریق پر چل رہی ہو۔ اگر اس میں مختلف فرقے پیدا ہو گئے اور ہر فرقہ نے ایک جداگانہ طریق کی پیروی اختیار کر لی، تو یہ دین باقی نہیں رہ سکتا لَا تَفَرَّقُوْا کے حکم نے اس حقیقت کو اور بھی نمایاں کر دیا وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا میں امر (حکم) تھا۔ یعنی یہ کرو اور لَا تَفَرَّقُوْا میں نہیں ہے (کہ یوں نہ کرو) اور یہ ظاہر ہے کہ جس بات کو امر اور نہی۔ مثبت اور منفی کی حدوں میں گھیر کر بیان کیا جائے اس میں نہ کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی رہتی ہے نہ مزید تاکید اور تائید کی ضرورت

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ایک جامع اصول زندگی ہے جس میں کسی اختلاف یا استثناء کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

قرآن کریم کی یہ آیت جلیلہ کسی تشریح کی محتاج نہیں ان میں واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ نزول قرآن کے وقت لوگوں کی حالت یہ تھی کہ وہ باہمی اختلافات اور تفرقہ سے تباہی اور بربادی کے جہنم کے کنارے تک پہنچ چکے تھے وہ اس میں گرا ہی چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا۔ قرآنی تعلیم کے ذریعہ ان کے دلوں سے عداوت کی آگ نکال کر اس کی جگہ ایک دوسرے کی الفت کی ٹھنڈک پیدا کر دی۔ اور اس طرح انہیں ایک ایسی امت بنا دیا جس میں کوئی اختلاف اور کسی قسم کا تفرقہ نہ تھا۔ یہ سب مسلمان تھے۔ ان میں کوئی فرقہ نہ تھا۔ یہ سب بھائی بھائی تھے۔ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی طرف سے نفرت، بغض، حسد اور عداوت نہیں تھی۔ ان کا نظام ایک تھا، اس میں الگ الگ پارٹیاں نہیں تھیں

ان سے کہہ دیا کہ دیکھو! اب تم میں کوئی تفرقہ نہیں رہا۔ خدا کی کتاب تمہارے پاس ہے، یہ اختلافات مٹانے کیلئے آئی ہے اس لئے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (3/104)

اب تم کہیں ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے خدا کی طرف سے واضح تعلیم آ جانے کے بعد فرقے پیدا کر لئے اور باہمی اختلافات کرنے لگ گئے یہی لوگ ہیں جن کیلئے سخت عذاب ہے۔

وحدت کی تاکید:

ان سے اس سے بھی زیادہ تاکید سے کہا کہ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ دیکھنا (خدائے واحد پر ایمان لانے کے بعد) پھر سے مشرکین میں سے نہ ہو جانا۔ آپ یقیناً حیران ہونگے کہ کوئی شخص خدائے واحد پر ایمان لانے کے بعد مشرک کس طرح سے ہو سکتا ہے؟ قرآن کہتا ہے کہ اس میں حیرت کی کونسی بات ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ لوگوں میں اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اللہ پر ایمان کے مدعی بھی ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ مشرک بھی ہوتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ تمہاری سمجھ میں یہ بات اس لیے نہیں آتی کہ تم سمجھتے ہو کہ مشرک وہی ہوتے ہیں جو بتوں کو پوجتے ہیں۔ لیکن شرک اتنا ہی نہیں، اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہے۔ اور یہ وہ شرک ہے جس میں ایمان کے مدعی بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ شرک کیا ہے؟ غور سے سنیئے،

فرقہ بندی شرک ہے:

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ دیکھنا تم کہیں مشرکین میں سے نہ ہو جانا مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا یعنی ان لوگوں میں سے نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے دین میں فرقے پیدا کر دیے اور خود بھی ایک گروہ بن کر بیٹھ گئے كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ فرقہ بندی سے انسانوں کی حالت یہ ہو جاتی ہے۔ کہ ہر گروہ اپنے اپنے مسلک پر اتراتا ہے۔ ہر فرقہ یہ سمجھتا ہے کہ میں حق پر ہوں اور باقی سب باطل پر ہیں۔ میں جنتی ہوں باقی سب جہنمی ہیں۔

آپ نے غور فرمایا کہ قرآن کریم کی رو سے دین میں اختلاف پیدا کرنا اور فرقے بنانا کس قدر سنگین جرم ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے کہا گیا تھا کہ آپ جو اتحاد، اور اتفاق، وحدت اور یگانگت کی دعوت دیتے ہیں، تو كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ (42/13) یہ بات مشرکین پر بڑی گراں گزرتی ہے اب آپ نے دیکھ لیا کہ یہ مشرکین کون ہیں؟ جن پر وحدت امت کی دعوت گراں گزرتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین میں تفرقہ پیدا کریں اور فرقہ بندیاں اور گروہ سازیاں شروع کر دیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق نبی اکرمؐ سے واضح الفاظ میں کہہ دیا کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ (6/160)

جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کر دیا اور خود ایک گروہ بن گئے، اے رسول تیرا ان سے کوئی واسطہ نہیں۔

کس قدر واضح ہیں قرآن کریم کے ئی ارشادات کہ جو لوگ دین میں تفرقہ پیدا کریں۔

☆ وہ توحید پرست نہیں، مشرک ہیں۔ ☆ خدا کے رسولؐ کا ان سے کوئی واسطہ نہیں۔

یعنی ان سے نہ خدا کا کوئی تعلق ہے نہ خدا کے رسولؐ کا کوئی واسطہ!

مسجد ضرار:

رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ایک مرتبہ منافقین نے امت میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کی تھی اس کے لئے انہوں نے ایک مسجد بنائی۔ سنیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کے متعلق کیا ارشاد فرمایا سورہ توبہ میں ہے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وہ لوگ جنہوں نے اس غرض سے مسجد بنائی ہے کہ اس سے اسلام کو مضرت پہنچائی جائے اور کفر کی راہ اختیار کی جائے۔

یہ کفر کی راہ اور اسلام کیلئے ضرر کا موجب کیا چیز تھی وَّتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ O انہوں نے یہ مسجد اس لئے بنائی ہے کہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کر دیا جائے۔ یہ ہے کفر کی راہ۔ یہ ہے وہ خطرہ جس سے اسلام کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ یہ مسجد نہیں ہے۔

حجۃ الوداع کا خطبہ:

آپؐ نے اپنے آخری حج کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! یقیناً تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے (یعنی تم سب اصل کے اعتبار سے ایک ہو) عربی کو عجمی پر، سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں، بجز تقویٰ کے۔

یاد رکھو! ہر مسلمان، دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔ تمہارا خون اور تمہارا مال قیامت تک اس طرح (ایک دوسرے پر) حرام ہے، جس طرح یہ دن اس مہینے میں اور اس شہر میں حرام (واجب الاحترام) ہے۔

پھر فرمایا:

میں تم میں ایک چیز چھوڑے جاتا ہوں! اگر تم نے اسے مضبوط پکڑ لیا تو تم گمراہ نہیں ہو گے، وہ چیز کیا ہے؟ کتاب اللہ!

مسلمانوں کے خون کے واجب الاحترام ہونے کا اندازہ اس سے لگائیے کہ قرآن کریم نے واضح الفاظ میں کہہ دیا کہ

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (4/93) اور جو مسلمان کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہو گی اور اس کیلئے خدا نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ہماری حالت:

یہ تھی وہ امت واحدہ جسے نبی اکرمؐ نے چھوڑا، اس کے بعد تاریخ کے اوراق چودہ سو سال آگے کی طرف الٹیئے اور دیکھئے کہ آج اسی امت واحدہ کی کیا صورت ہے؟ تعداد کے اعتبار سے دیکھئے تو آسمان کے تاروں کی طرح ان گنت (کم از کم پچاس، ساٹھ کروڑ کا تو عام اندازہ ہے۔ جغرافیائی پوزیشن کے اعتبار سے دیکھئے تو کرہ ارض کے بیچوں بیچ، مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک، ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر، لیکن اختلافات کو دیکھئے تو انسان محو حیرت رہ جائے کہ کیا یہ وہی امت ہے، جس کی وحدت کے متعلق قرآن کریم نے اتنے تاکیدی احکام دیے تھے؟ کہیں نسلوں کا اختلاف ہے، یہ مغل، وہ پٹھان، یہ ترک وہ عرب، کہیں قومیتوں کا اختلاف ہے یہ مصری، وہ ایرانی، یہ عراقی وہ حجازی، یہ ہندی، وہ چینی۔ یہ تو رہے نسلی اور وطنی اختلافات۔ اس سے آگے بڑھیئے تو ایک ہی ملک کے اندر ذاتوں اور برادریوں کے اختلافات، شیخ، مرزا، راجپوت، پٹھان، جاٹ، ارائیں۔ پھر صوبائی اختلافات۔ سندھی، پنجابی، سرحدی، بلوچی۔ ان سب اختلافات سے اوپر، اور سب سے گہرا مذہبی فرقہ بندی کا اختلاف۔ یہ شیعہ، وہ سنی، یہ حنفی، وہ وہابی، یہ دیوبندی، وہ بریلوی، یہ اہلحدیث، وہ اہل قرآن۔ ان کے علاوہ سیاسی پارٹیوں کے ہنگامی اختلافات۔ جب انسان اس امت کو دیکھتا ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے چھوڑا تھا اور اس کے بعد اس امت پر نظر ڈالتا ہے جو آج کل ہمارے سامنے ہے تو وہ انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ یقیناً آسمان کی آنکھ نے ایسا انقلاب کبھی نہیں دیکھا ہو گا! یہ اختلافات کیسے رونما ہوئے اور امت واحدہ اس قدر تاکیدات کے باوجود اتنے ٹکڑوں میں کیسے بٹ گئی، یہ ایک جگر پاش داستان ہے جسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں دیکھنا یہ چاہیے کہ اس کے بعد کیا پھر سے وہی وحدت پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر ہو سکتی ہے تو کس طرح؟

قابل صداحترام ہم نے اتنی تفصیل کے ساتھ قرآن کی روشنی میں سنا ہے کہ فرقہ بندی کتنا بڑا گناہ ہے کیسا قبیح جرم ہے آخری بات کے ساتھ ہمارا آج کا موضوع مکمل ہوگا کہ فرقہ بندی سے کیسے جان چھڑائی جاسکتی ہے فرقہ بندی سے ہم تب ہی جان چھڑا سکتے ہیں جب قرآن سمجھیں گے۔آپ دیکھیں جتنے فرقے ہیں سب کے اختلافات کا مرکز مفاد پرستی ہے۔آج سے ایک صدی قبل کوئی فرقہ نہیں تھا سامراجی سازش کے تحت آج مسلمان فرقوں کا شکار ہے ہر فرقہ اپنے آپکو سچا اور باقی سب کو جھوٹا، اپنے آپکو جنتی اور باقی سب کو جہنمی تصور کرتا ہے ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں اگر ہم سچ بولیں جو کہ تلخ اور سخت ہے حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔کہ کسی بھی فرقہ کی بنیاد صرف ضدہٹ دھرمی انائیت اور تکبر پر ہے، کوئی کسی کی بات سننے کو تیار نہیں ایک دوسرے کی مسجد میں نماز تک نہیں پڑھتے مسجدیں ایک دوسرے کے داخلے سے دھودی جاتی ہیں ہر فرقہ اپنے ماننے والوں کو دوسرے کی بات سننے کو روکتا ہے نفرتیں پھیلاتے ہیں بغض حد درجے میں رکھتے ہیں ایک دوسرے کو نازیبا الفاظ سے پکارتے ہیں۔ذرا سوچیں، کیا یہی تعلیمات نبویہ ہیں؟ کیا یہی طریقہ حضورﷺ کا ہے؟ کیا نبیﷺ کے اخلاق یہی تھے؟ ہر فرقہ نبیﷺ کی تابداری کا دعوٰی مگر ہماری سمجھ سے بالا یہ بات ہے کہ آپس میں اتنی نفرتیں۔کلمہ ایک ہے، نماز ایک ہے قرآن ایک ہے، کعبہ ایک ہے، نبی ایک ہے، کعبہ ایک ہے۔اسلامی نظام وحدۃ والا ہے لیکن یہ مذہبی تفریق کونسا قرآن ہے؟ کونسا دین ہے؟ کونسا علم ہے؟ خدا کیلئے لوگو اس تفریق اس لعنت کو ختم کرو۔فرقہ بندی جیسے شرک سے توبہ کرلو، ان لوگوں سے جان چھڑا لو جو مسجد و منبر کو نفرت اور تقسیم کیلئے استعمال کرتے ہیں مفاد کیلئے لوگوں میں نفرت کو ہوا دیتے ہیں اس سے بڑھ کر ایک بات کہتا ہوں اسلام میں اسلامی نظام کی سب سے بڑی رکاوٹ مولویوں کے فرقے ہیں امن کی تباہی کی ذمہ داری بھی ان پر عائد ہوتی ہے آئیں پاکستانیوں اگر پاکستان کو پرامن، خوشحال اور ترقی یافتہ دیکھنا چاہتے ہو تو ساری تقسیمات کو ختم کردو۔صوبائیت، لسانیت، علاقائیت، قومیت اور مذاہب کے اختلافات ختم کردو انشاء اللہ ملک میں امن ہوگا، خوشحالی ہوگی ترقی ہمارے قدم چومے گی۔آپ سب وعدہ کریں انشاء اللہ ہم اس ملک سے فرقہ بندی ختم کرکے دم لیں گے۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہرنئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝